روزنامہ

تیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 16 دسمبر 2006ء 24 ذیقعد 1427 ہجری 16 فتح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 282

بے مثال تکالیف

ہندوستان کے پروفیسرا ے آر واد یہ پیر سٹرایٹ لا رسول اللہ ﷺ کے متعلق لکھتے ہیں۔

''آپ نے صداقت اور راستبازی کی خاطر اور اس کی اشاعت میں سخت تکالیف برداشت کیں۔'' (برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ سوم صفحہ 54)

بی ایس رندھاوا ہوشیار پوری تحریر کرتے ہیں۔

''حضرت محمدؐ صاحب کو جتنا ستایا گیا اتنا کسی ہادی اور پیغمبر کو نہیں ستایا گیا۔''

(عرض الانوار صفحہ 215)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کی غرض

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی ہرگز یہ غرض نہ تھی کہ خواہ نخواہ لوگوں کو قتل کیا جائے۔ وہ اپنے باپ دادا کے ملک سے نکالے گئے تھے اور بہت سے مسلمان مرد اور عورتیں بیگناہ شہید کئے گئے تھے۔ اور ابھی ظالم ظلم سے باز نہیں آتے تھے۔ اور اسلام کی تعلیم کو روکتے تھے۔ لہٰذا خدا کے قانون حفاظت نے یہ چاہا کہ مظلوموں کو بالکل نابود ہونے سے بچا لے۔ سو جنہوں نے تلوار اٹھائی تھی انہیں کے ساتھ تلوار کا مقابلہ ہوا۔ غرض قتل کرنے والوں کا فتنہ فرو کرنے کے لئے بطور مدافعت شر کے وہ لڑائیاں تھیں اور اس وقت ہوئیں جبکہ ظالم طبع لوگ اہل حق کو نابود کرنا چاہتے تھے۔ اس حالت میں اگر اسلام اس حفاظت خود اختیاری کو عمل میں نہ لاتا تو ہزاروں بچے اور عورتیں بے گناہ قتل ہو کر آخر اسلام نابود ہو جاتا۔

یاد رہے کہ ہمارے مخالفین کی یہ بڑی زبردستی ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ الہامی ہدایت ایسی ہونی چاہئے جس کے کسی مقام اور کسی محل میں دشمنوں کے مقابلہ کی تعلیم نہ ہو اور ہمیشہ حلم اور نرمی کے پیرایہ میں اپنی محبت اور رحمت کو ظاہر کرے۔ ایسے لوگ اپنی دانست میں خدائے عزوجل کی بڑی تعظیم کر رہے ہیں کہ جو اس کی تمام صفات کاملہ کو صرف نرمی اور ملائمت پر ہی ختم کرتے ہیں۔ لیکن اس معاملہ میں فکر اور غور کرنے والوں پر بآسانی کھل سکتا ہے کہ یہ لوگ بڑی موٹی اور فاش غلطی میں مبتلا ہیں۔ خدا کے قانون قدرت پر نظر ڈالنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے لئے وہ رحمت محض تو ضرور ہے مگر وہ رحمت ہمیشہ اور ہر حال میں نرمی اور ملائمت کے رنگ میں ظہور پذیر نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ سراسر رحمت کے تقاضا سے طبیب حاذق کی طرح کبھی شربت شیریں ہمیں پلاتا ہے اور کبھی دوائی تلخ دیتا ہے۔ اس کی رحمت نوع انسان پر اس طرح وارد ہوتی ہے جیسے ہم میں سے ایک شخص اپنے تمام وجود پر رحمت رکھتا ہے۔ اس بات میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا کہ ہر ایک فرد ہم میں سے اپنے سارے وجود سے پیار رکھتا ہے۔ اور اگر کوئی ہمارے ایک بال کو اکھاڑنا چاہے تو ہم اس پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ لیکن باوصف اس کے کہ ہماری محبت جو ہم اپنے وجود سے رکھتے ہیں ہمارے تمام وجود میں بٹی ہوئی ہے اور تمام اعضاء ہمارے لئے پیارے ہیں۔ ہم کسی کا نقصان نہیں چاہتے۔ مگر پھر بھی یہ بات بداہت ثابت ہے کہ ہم اپنے اعضاء سے ایک ہی درجہ کی اور یکساں محبت نہیں رکھتے بلکہ اعضائے رئیسہ وشریفہ کی محبت جن پر ہمارے مقاصد کا بہت کچھ مدار ہے، ہمارے دلوں پر غالب ہوتی ہے۔ ایسا ہی ہماری نظر میں ایک ہی عضو کی محبت کی نسبت مجموعہ اعضاء کی محبت بہت بڑھ کر ہوتی ہے۔ پس جب کبھی ہمارے لئے کوئی ایسا موقع آپڑتا ہے کہ ایک عضو کا بچاؤ ادنیٰ درجہ کے عضو کے زخمی کرنے یا کاٹنے یا توڑنے پر موقوف ہوتا ہے تو ہم جان کے بچانے کے لئے بلا تامل اسی عضو کے زخمی کرنے یا کاٹنے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔ اور گو اس وقت ہمارے دل میں یہ رنج بھی ہوتا ہے کہ ہم اپنے ایک پیارے عضو کو زخمی کرتے یا کاٹتے ہیں۔ مگر اس خیال سے اس عضو کا فساد کسی دوسرے شریف عضو کو بھی ساتھ ہی تباہ نہ کرے ہم کاٹنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ پس اسی مثال سے سمجھ لینا چاہئے کہ خدا بھی جب دیکھتا ہے کہ اس کے راستباز باطل پرستوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوتے ہیں اور فساد پھیلتا ہے تو راستبازوں کی جان کے بچاؤ اور فساد کے فرو کرنے کے لئے مناسب تدبیر ظہور میں لاتا ہے۔ خواہ آسمان سے خواہ زمین سے اس لئے کہ وہ جیسا کہ رحیم ہے ویسا ہی حکیم ہے۔ الحمد للہ رب العلمین۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی - روحانی خزائن جلد 10 ص 450)

اس کو مشتہر کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں''۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 321)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں' غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

تبصرہ

تاریخ انصاراللہ جلد دوم

مرتب: ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب
ناشر: عبدالمنان کوثر صاحب
شعبہ اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان
ضخامت: 472 صفحات

مجلس انصاراللہ کا نام تاریخ احمدیت میں اپنے پاک نمونہ کی وجہ سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے روح پرور روایات وابستہ ہیں، ان روایات کو اگلی نسل تک منتقل کرنے کے لئے 1978ء میں تاریخ انصاراللہ جلد اول شائع کی گئی۔ جس میں ابتداء سے 1978ء تک کے حالات شامل تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ پاکستان اس سلسلہ کی دوسری کڑی یعنی تاریخ انصاراللہ جلد دوم پیش کر رہی ہے۔ جو 1979ء سے 1982ء تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کا مسودہ مرتب کرنے کا کام مکرم برادرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے سرانجام دیا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں مجلس انصاراللہ کے اس دور پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے جس میں مجلس کو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع) جیسے بالغ نظر قائد کی صدارت نصیب ہوئی۔ آپ نے مجلس انصاراللہ کی بیداری میں اپنی بے پناہ خداداد صلاحیتوں کا بھرپور استعمال فرمایا اور اس دور میں مجلس کی کارکردگی کو ایک نئی جہت ملی۔ مرکزی سطح پر کام کو جدید بنیادوں پر استوار کیا گیا، نئے نئے اہداف مقرر کئے گئے۔ آپ نے مجالس سے رابطہ کی ایک نئی تاریخ رقم فرمائی اور تقریباً ہر ضلع میں، بیسیوں مقامات میں بنفس نفیس تشریف لے جا کر کارکردگی کا جائزہ لیا، موقع پر ہدایات دیں اور اراکین میں نئی روح اور تازگی پیدا کی اور اس طرح مجلس انصاراللہ ایک منزل کے بعد دوسری منزل کامیابی کے ساتھ طے کرتی ہوئی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی رہی۔

تاریخ انصاراللہ جلد دوم خوبصورت طباعت اور نادر و نایاب تصاویر کا مجموعہ ہے جس کو مرتب نے سال وار مختلف عناوین کے ساتھ مدون کیا ہے۔ آغاز میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے اس کتاب کا پیش لفظ تحریر فرمایا ہے جس کے آخر میں اس کتاب کے مطالعہ کرنے کی تحریک کی ہے اور لکھا ہے کہ ان نیک روایات کو زندہ رکھتے ہوئے اگلی نسل کو منتقل کریں جس کی امین یہ تنظیم اور جس کا نام اس کا تقاضا کرتا ہے۔

انصاراللہ کا یہ دور جنوری 1979ء تا جون 1982ء پر پھیلا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس دور کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا انتخاب برائے صدر انصاراللہ منظور فرمایا۔

زیر تبصرہ کتاب میں اس انتخاب کی تفصیلات سے لے کر مجلس انصاراللہ کی 3 سالوں میں کارکردگی اور دیگر امور کو بہت محنت اور خوبصورتی کے ساتھ سمویا گیا ہے۔ ان میں بعض اہم مضامین درج ذیل ہیں۔

صدر محترم کا پیغام، دورے اور خطابات، دفتری امور کمیٹی کا قیام، انفاق فی سبیل اللہ اور انصاراللہ 22 واں سالانہ اجتماع، اجتماع سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب اور دیگر تفصیلات، 23 واں سالانہ اجتماع اور تفصیلات، دفتری امور سے متعلق صدر محترم کی ہدایات، کمیٹی برائے مجالس بیرون کا قیام، توسیع گیسٹ ہاؤس، تعمیر کمیٹی کا قیام، 24 واں سالانہ اجتماع اور اس کی تفصیلات، یہ پندرھویں صدی کا پہلا اجتماع تھا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کا پیغام، شرکاء اجتماع کے تاثرات وغیرہ۔ ان موضوعات کے علاوہ مرتب کتاب ہذا نے بعض متفرق اہم امور کو بھی ترتیب دیا ہے۔ اس تاریخ کو ترتیب و تدوین کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے کئی احباب کام کرتے رہے اور مختلف اوقات میں خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کام کے سرانجام دینے پر جملہ احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (ایف شمس)

سالانہ نمبر روزنامہ الفضل

❁ مورخہ 18 دسمبر 2006ء کو روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر بعنوان "دورہ مشرق بعید" شائع ہو رہا ہے۔ جو 92 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں قیمتی مضامین کے علاوہ دلکش تصاویر اور نقشے شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تصویر اپنے دستخطوں کے ساتھ قارئین الفضل کیلئے ارسال فرمائی ہے۔ اس نمبر کی قیمت 70 روپے مقرر کی گئی ہے۔

مورخہ 19 دسمبر 2006ء کو اخبار الفضل کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

درخواست دعا

❁ مکرم سید حنیف احمد قمر صاحب مربی سلسلہ دفتر وصیت تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد محترم سید رفیق احمد صاحب بوجہ فالج علیل ہیں فالج کا اثر بائیں پہلو پر ہے خاص طور پر بایاں بازو بائیں ٹانگ کمزور ہو گئی ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

❁ نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم عبدالقادر صاحب آف سرگودھا مورخہ 9 دسمبر 2006ء کو بقضائے الٰہی میو ہسپتال لاہور میں بعمر 82 سال انتقال کر گئے۔ مرحوم موصی تھے ان کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز عصر بیت مبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

مکرم عبدالقادر صاحب جماعت احمدیہ سرگودھا شہر میں سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کے تین بیٹے مکرم رشید احمد قمر صاحب نائب نگران دارالاکرام ہوسٹل، مکرم عبدالعزیز صاحب، منتظم تربیت مجلس انصاراللہ سرگودھا شہر اور مکرم نصیر احمد انجم صاحب استاد جامعہ احمدیہ و ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ ہیں۔ مرحوم کی تین بیٹیاں ہیں محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ چند سال قبل وفات پاچکی ہیں دوسری بیٹی محترمہ نصرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم لیاقت علی انجم صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ اور تیسری بیٹی محترمہ روبینہ یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم عمر حیات صاحب جوئیہ، جوئیہ گلاس ہاؤس ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ بابت ترکہ مکرم بشیر احمد صاحب)

❁ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم نبی بخش صاحب مکان نمبر 9/13 دارالیمن شرقی ربوہ بر قبہ ایک کنال میں سے تیسرا حصہ الاٹ شدہ ہے۔ یہ حصہ اب میرے بیٹے مکرم سعید احمد طارق صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم رشید احمد عمر صاحب (بیٹا)
(3) مکرم منور احمد قمر صاحب (بیٹا)
(4) مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم سعید احمد طارق صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

❁ مکرمہ عظمیٰ فضل صاحبہ دارالصدر غربی لطیف تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم فخر احمد ڈوگر صاحب اور بہو مکرمہ صائمہ فخر صاحبہ کو مورخہ 24 نومبر 2006ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام فرخ احمد عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بچہ مکرم فضل احمد ڈوگر صاحب آف لندن کا پوتا اور ان کی ہمشیرہ مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ دارالصدر غربی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے، نیک خادم دین، سعید بخت اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم چوہدری کامران یوسف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 نومبر 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے احسان احمد عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت اور مقدس تحریک میں شامل ہے یہ بچہ مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب آف ناصر آباد اسٹیٹ کا نواسہ اور مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب پٹواری کا پوتا ہے نومولود چوہدری اکبر علی آف پھیروچیچی نزد قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ نیز صحت وسلامتی والی فعال زندگی کے ساتھ عمر دراز پانے والا بھی ہو۔ (آمین)

درخواست دعا

❁ مکرم زاہد محمود جنجوعہ صاحب باٹا پور ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم شریف احمد صاحب سابق درویش قادیان بوجہ ہائی بلڈ پریشر علیل ہیں گزشتہ دنوں ہسپتال میں بھی داخل رہے ہیں۔ اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم محمد رشید احمد صاحب رائے ونڈ روڈ لاہور کے چھوٹے بھائی مکرم محمد حمید احمد صاحب گزشتہ تین ماہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کی درخواست دعا ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عرفان کا غیر محدود سمندر

شہِ لولاکؐ کے خدانما کلمات

سید المرسلین، شہنشاہ نبوت، خاتم الاولین وا لآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی وامی) مجسم قرآن اور پیکر تفسیر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے مقدس ہونٹوں سے نکلے ہوئے مقدس الفاظ کوثر وتسنیم کا بحر بے کنار ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

آنکہ در بر و کرم بحر عظیم
آنکہ در لطف اتم یکتا درے
برلبش جاری ز حکمت چشمۂ
در دلش پر از معارف کوثرے

حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی (متوفی 1622ء) شارح جامع الصغیر للسیوطی کی کتاب ''کنوز الحقائق'' دس ہزار قولی وفعلی احادیث مصطفیٰؐ کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ ذیل میں اس کتاب لاجواب کی چالیس احادیث کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ''کنوز الحقائق'' میں احادیث حروف تہجی کے اعتبار سے منقول ہیں اس لئے حروف تہجی کا ذکر بھی بطور ماخذ کے شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

الف

1۔ جو دعا غائب کے لئے کی جائے وہ جلد قبول ہوتی ہے۔

2۔ جب تیرے ساتھ برا سلوک کیا جائے تو احسان کر۔

3۔ چالیس گھر تک پڑوسی ہیں۔

4۔ غریبوں کی عزت کرو کیونکہ دولت انہی کے باعث ہے۔

5۔ قبلہ رخ مجلس، بہترین مجلس ہے۔

6۔ اس کثرت سے خدا کا ذکر کرو کہ لوگ تمہیں مجنوں کہیں۔

7۔ مسواک کرنے کا مجھے اس قدر حکم ہوا کہ میں نے گمان کیا کہ اس بارے میں قرآن نازل ہوگا۔

8۔ مغفرت کے موجبات میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے مومن بھائی کو مسرور کردے۔

9۔ اولیاء اللہ کو دیکھنے سے ہی خدا یاد آجاتا ہے۔

10۔ جنت کا راستہ علم ہے۔

ب

11۔ اولاد کے ذمہ باپ سے دگنی خدمت والدہ کے لئے لازم ہے۔

ج

12۔ جمعہ فقراء کا حج ہے۔

د

13۔ والد کی اپنی اولاد کے لئے دعا مثل دعا نبی کے ہے جو وہ اپنی امت کے واسطے کرتا ہے۔

ذ

14۔ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا صابر غازی کی منزلت پر ہے۔

15۔ قبر کا ذکر تمہیں جنت کے قریب کردے گا۔

ر

16۔ عالم کا رأس المال ترک تکبر ہے۔

ز

17۔ قرآن خوش الحانی سے پڑھو۔

18۔ اپنی مجالس کو درود سے زینت دو۔

س

19۔ اللہ کی راہ میں ایک گھڑی ستر حج سے بہتر ہے۔

20۔ مسواک سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا ہے۔

ش

21۔ بوڑھا آدمی اپنے خاندان میں ایسا ہے جیسا اپنی امت میں نبی۔

ص

22۔ روزہ رکھو صحت حاصل کرو۔

23۔ صبر روشنی ہے۔

ض

24۔ مسجد میں ہنسی مذاق قبر کی ظلمت ہے۔

ط

25۔ طالب علم، رحمٰن کا طالب ہے۔

ظ

26۔ مزدور کی مزدوری گھٹانا گناہ کبیرہ ہے۔

ع

27۔ جس عالم کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ہزار عابد سے بہتر ہے۔

28۔ عبادت کے ستر باب ہیں ان میں افضل طلب حلال ہے۔

غ

29۔ غیبت زنا کی بہن ہے۔

ف

30۔ ایک ساعت کا فکر کرنا ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

ق

31۔ علم کو تحریر سے محفوظ کرو۔

ک

32۔ ہر ایک شرط جو کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔

33۔ رسول اللہؐ کو پسند تھا کہ انسان کو اس کے پیارے ناموں سے پکارا جائے۔

ل

34۔ ہر چیز کی زکوۃ ہے اور گھر کی زکوۃ بیت الضیافت ہے۔

م

35۔ اپنے باپ کے دوست سے دوستی قائم رکھنا نیکی میں سے ہے۔

36۔ جس نے کسی میت کی قبر اکھاڑی گویا اس نے اسے زندہ قتل کر ڈالا۔

ن

37۔ اپنے والدین کو نظر محبت سے دیکھنا عبادت ہے۔

ہ

38۔ محض للہ محبت کرنے والوں کو مبارک ہو۔

و

39۔ اطفال جنت کے خدام میں سے ہوں گے۔

ی

40۔ شہید کا ہر گناہ معاف کیا جاتا ہے مگر قرضہ نہیں۔

اقوال رسول عربی اور مشاہیر عالم کی نصائح

اس فقیر پُر تقصیر نے ''کنوز الحقائق'' کی دس ہزار احادیث میں سے صرف چالیس منتخب اقوال زریں کا ترجمہ پیش کیا ہے اور میں علی وجہ البصیرت یقین رکھتا ہوں کہ اگر مشاہیر عالم کی پندو نصائح اور اخلاقیات و احکامات کو ایک پلڑا میں رکھا جائے اور ان چالیس احادیث نبویؐ کو دوسرے پلڑے میں تو احادیث رسالت مآب کا پلڑا بھاری ہوگا کیونکہ ان کا سرچشمہ کوثر نبویؐ ہے اور آنحضرتؐ کے ہر مقدس فرمان پر آپ کے عمل کی مہر تصدیق ثبت ہے حضرت مسیح موعود اپنے محبوب آقا کی شان میں فرماتے ہیں۔

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلام احمد ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک درود وسلام پہنچتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور وہ مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔ (سنن نسائی)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

فرشتے گھومتے پھرتے ہیں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرشتہ یا کچھ فرشتے زمین کی ایک جگہ سے دوڑے جاتے ہیں کسی اور جگہ چلے جاتے ہیں، وہاں سے دوڑے پھرتے ہیں ادھر آجاتے ہیں۔ یہ مفہوم محض ایک نقشہ ہے تاکہ انسان کو بات کی سمجھ آسکے۔

مراد صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ساری زمین پر پھیلے پڑے ہیں اور کوئی انسان یہ گمان نہ کرے کہ میں نے رات کے پردے میں چھپ کر یا زمین کے کسی دور دراز کونے یا جنگل میں اللہ کے رسولؐ پر سلام اور درود بھیجا تھا اور اسے کسی نے نہیں سنا۔ یقین دہانی ہے کہ تمہارے درود اور سلام لازماً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ رہے ہیں اور یہ بات ہر درود بھیجنے والے کے لئے کتنی تسکین کا موجب ہے۔ اگر آپ سلام بھیجیں کسی کو اور وہ سن لے تو کتنی خوشی ہوگی اور اگر نہ سنے تو دل میں کھٹکا سا رہے گا کہ ہم نے تو سلام بھیجا مگر کسی نے نہیں سنا۔ پس یہ حدیث ہر مومن کے لئے جو محمدؐ رسول اللہ پر سلام بھیجتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت برسانے والی حدیث ہے۔

اس سے زیادہ جزا اس کے سلام کی ہو نہیں سکتی کہ جس کو سلام بھیجا گیا تھا اس نے سن لیا اور یہ سن لیا کوئی فرضی دعویٰ نہیں ہے۔ یہ سچا دعویٰ تبھی بنتا ہے کہ واقعتہً یہ سلام پہنچائے جائیں۔ پس خدا تعالیٰ نے ایک ایسا نظام جاری فرمایا ہے کہ تمام دنیا میں کونے کونے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کے سلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائے جاتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل یکم جون 1999ء)

عالمگیر جماعت احمدیہ کو قیمتی نصیحت

سیدنا محمود المصلح الموعود نے جلسہ سالانہ 1943ء کے موقع پر عالمگیر جماعت احمدیہ کو یہ زندگی بخش نصیحت فرمائی۔

''ہر کام کرتے وقت اپنے دل سے یہ سوال کرلیا کرو کہ میں جو کچھ کررہا ہوں آیا یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کے نمونہ کے مطابق ہے؟ اور اگر اس وقت میری جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تو یہی کام کرتے''۔

(اسوہ حسنہ طبع دوم صفحہ 133)

عبدالباری ملک صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شفقتیں

خلافت سے پہلے مجھے آپ کو اس وقت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا جب آپ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں آپ کچھ عرصہ دارالرحمت غربی میں واقع لنگر نمبر 2 کے افسر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے تھے۔ آپ انتہائی محنتی، دعا گو، ہر چھوٹے سے چھوٹے کارکن کا خیال رکھنے والے، نظام جماعت کے سختی سے پابند، خلافت احمدیہ سے انتہا درجے کی عقیدت اور محبت رکھنے والے اور خلیفہ وقت کی اطاعت کا مثالی نمونہ تھے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں آپ ہمہ وقت لنگر میں ڈیوٹی سرانجام دیتے اور عام کارکنان کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر مٹی کے برتنوں میں کھانا تناول فرماتے۔ افسر ہونے کے باوجود آپ عام کارکن کی طرح کام کرتے۔ کبھی دیگوں کا خود معائنہ فرمارہے ہیں تو کبھی تنوروں میں روٹیاں چیک کر رہے ہیں۔ نانبائیوں سے، آٹا گوندھنے والوں سے، پیڑے بنانے والیوں سے، ڈیوٹی پر حاضر معاونین سے ہر ایک سے خود بات کرتے اور سارے کام کی خود نگرانی فرماتے۔

اطاعت نظام

ایک دفعہ ایک خادم جس کی ڈیوٹی کسی اور جگہ پر لگی تھی اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر لنگر نمبر 2 میں اپنے دوستوں کے ساتھ ڈیوٹی کرنے کے لئے آگیا۔ جب حضرت میاں صاحب کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ نے اس کو اپنے دفتر میں بلایا اور سمجھانے کے بعد حکم دیا کہ فوراً اپنی اصل ڈیوٹی پر حاضر ہو جاؤ اور وہاں کے افسر سے تحریری خط مجھے بھجوانا کہ تم اپنی ڈیوٹی کر رہے ہو۔ حضور نے اسے اچھی طرح سمجھایا کہ جو ذمہ داری دی جائے وہ پسند ہو یا نا پسند نظام کی مکمل اطاعت کرتے ہوئے اس کو ادا کرنا چاہئے۔

غرباء سے ہمدردی

غرباء سے شفقت و ہمدردی اور ان کی مددساری عمر آپ کا خاص اصول رہا۔ ایک دفعہ نماز عصر کے بعد آپ اپنی زمینوں سے واپس پیدل ہی رحمت بازار میں واقع ہمارے کھاد کے گودام میں تشریف لائے اور میرے والد صاحب سے کہا کہ میں نے جلد گھر پہنچنا تھا کچھ لیٹ ہو گیا ہوں۔ آپ نے ہماری سائیکل لی اور میرے والد صاحب کو ساتھ لے کر ریلوے لائن کی طرف رحمت بازار کے راستے چل پڑے۔ راستے میں سب لوگ میاں صاحب کو سلام کرتے۔ ان میں وہ موچی بھی تھے جو رحمت بازار میں سڑک کے کنارے بیٹھے روزی کماتے تھے۔ میاں صاحب نے میرے والد صاحب سے پوچھا یہاں کل کتنے موچی ہیں۔ میرے والد صاحب نے تعداد بتائی تو آپ نے فرمایا کہ واپسی پر ان میں سے ہر ایک کو میری طرف سے کچھ رقم دے دینا۔ والد صاحب نے واپسی پر ہر ایک کو محترم میاں صاحب کی طرف سے جب رقم دی تو ان میں سے ایک کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے اور اس نے کہا کہ محترم میاں صاحب تو میرے لئے فرشتہ بن کر آئے ہیں۔ میری بیوی اگلے چند گھنٹوں میں بچے کو جنم دینے والی ہے اور گھر میں کھانے کو بھی کچھ نہیں ہے اور آج گاہک بھی کم ہی آئے ہیں۔

خدام سے شفقت

1987ء میں دورہ یورپ کے موقع پر حضور انور نے انتہائی شفقت سے خاکسار کو بھی قافلے میں شامل ہونے کی اجازت دی۔ سوئٹزرلینڈ میں قیام کے دوران ایک شام محترم شیخ ناصر احمد صاحب نے حضور انور اور قافلہ کے اراکین کو اپنے گھر پر کھانے کی دعوت پر مدعو کیا۔ ان کے گھر پہنچنے پر حضور نے شیر محمد صاحب (جو حضور انور کے باورچی تھے) کو فرمایا کہ آپ صوفے پر میرے ساتھ بیٹھیں۔ ساری شام شیر محمد صاحب حضور انور کے ساتھ صوفے پر بیٹھے رہے اور کھانے کے دوران بھی ان کو یہ اعزاز ملا کہ وہ حضور کے ساتھ بیٹھے۔ شیر محمد صاحب خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اور ہم سب کو ان پر رشک آرہا تھا۔

ایک اور سفر کے دوران جب خاکسار بھی قافلے میں شامل تھا اور ہم ہالینڈ میں نن سپیٹ میں تھے۔ ایک دن پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے کہا کہ حضور نے تمہیں یاد فرمایا ہے۔ میں فوراً حضور کی رہائش گاہ میں گیا اور دروازے پر سلام عرض کی۔ حضور انور نے فرمایا اندر آجاؤ۔ اندر داخل ہوا تو حضور نے فرمایا کہ ایک سائنسدان ملنے کے لئے آرہے ہیں۔ تم نے ہمیں اچھی طرح سے چائے کافی وغیرہ بنا کر دینی ہے۔ حضور نے خود خاکسار کو فریج میں کیک وغیرہ اور شیلف پر بسکٹ اور دوسری چیزیں دکھائیں۔ مہمان جب آگئے تو خاکسار نے سلیقے سے چائے کافی وغیرہ بنا کر کیک اور بسکٹ ساتھ پیش کئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی اب بیٹھ جاؤ۔ خاکسار اس ملاقات کے دوران بیٹھا رہا۔ جب ملاقات ختم ہوئی تو حضور حسب معمول اس کو باہر تک رخصت کرنے گئے۔ مہمان کو رخصت کرنے کے بعد حضور اندر تشریف لائے اور خاکسار کو فرمایا کہ تم نے ماشاءاللہ بہت اچھی سروس دی۔ اب تم بیٹھ کر کافی پیو میں برتن دھوتا ہوں۔ خاکسار نے عرض کی کہ حضور میں برتن دھولوں گا۔ حضور انور خود سنک کی طرف گئے اور برتن دھونے کے لئے اٹھائے۔ خاکسار نے حضور سے وہ برتن لے کر عرض کی کہ حضور یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ برتن دھوئیں۔ یہ برتن آپ کا یہ خادم دھوئے گا۔ تب حضور نے فرمایا اچھا پھر تم برتن دھو لو میں تمہارے لئے کافی بناتا ہوں۔ پیارے آقا نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کافی بنا کر اس میں سے ایک گھونٹ خود پیا اور پھر وہ کپ اور کیک خاکسار کو دے دیا اور خاکسار نے خوب مزے لے کر اس کافی کو پیا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے اتنا پیارا آقا ہمیں دیا۔

ایک دفعہ لیک ڈسٹرکٹ میں سیر کے دوران حضور انور کے پاس ایک خوبصورت چھڑی تھی جو حضور کو افریقہ کے ایک بادشاہ نے تحفہ دی تھی۔ اس کے نچلے حصے میں پیتل کا خوبصورت خول سا چڑھا ہوا تھا۔ وہ پیتل کا خول کہیں گر گیا۔ جب حضور کو پتہ چلا تو اس کو ڈھونڈنے کے لئے حضور خود اور جملہ خدام نے سارا علاقہ چھان مارا لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ کافی دیر تک ڈھونڈنے کے باوجود جب کامیابی نہ ہوئی تو کچھ مایوسی سی محسوس ہوئی۔ کیونکہ اس چھڑی کی ساری خوبصورتی اس خول سے تھی۔ تب حضور انور نے فرمایا کہ اور سب حیلے تو ہم نے کر لئے لیکن اصل چیز یہ ہے کہ ہم اناللہ پڑھیں۔ حضور انور نے یہ پڑھا ہی تھا کہ حضور کے قدموں میں پتوں کے نیچے وہ خول پڑا ہوا نظر آیا۔ سبحان اللہ۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2003ء)

محمد سعید اختر صاحب

قوم سبا کی تباہی

سبا جنوبی عرب میں ایک بہت مشہور قبیلہ ہے جس کے جد امجد کا نام عبد شمس تھا۔ بائیبل نے اس کا ذکر شیبا کے نام سے کیا ہے۔

اس قبیلے کا اصل علاقہ نجران کے جنوب میں وادئ یمن میں تھا۔ عام طور پر عہد حکومت 2500 قبل مسیح سے 115 قبل مسیح تعین کیا گیا ہے۔ (History of Arabs) لیکن قوم کے عروج کا زمانہ 1100 ق م۔ سے 115 ق م تک ثابت ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سرزمین عرب میں سب سے اول مہذب قبیلہ یہی تھا۔ اس سرزمین کی زرخیزی، بروقت بارش، سمندر سے ملحق اور ہندوستان جانے والے راستوں پر واقع ہونا یہ سب عوامل اس کی تہذیبی ترقی میں معاون تھے۔ ان کے تجارتی قافلے یمن سے مکہ کے راستے بحر احمر کے کنارے کنارے غزہ اور شام تک تجارت کرتے تھے۔

حضر موت کا قیمتی لوبان، خلیج فارس کے موتی۔ اتھوپیا کا سونا، چائنا کی سلک، ہندوستان کی تلواریں، غلام اور بندر مغربی ملکوں کو برآمد کرتے تھے۔ اس قبیلے کا نام ''سبا'' مشہور ہونے کی وجہ بھی شاید یہی تجارت تھی کیونکہ پرانے کتبات میں ''سبا'' کا مادہ تجارتی سفر کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔

سبا چونکہ تاجر قوم تھی اسلئے اس کا نام سبا پڑ گیا سبا کا دارالحکومت ''مارب'' تھا جو کہ صنعاء سے مشرق میں 60 میل کے فاصلے پر سطح سمندر سے 3900 فٹ بلند تھا۔ اور اس کا دائرہ حکومت حبشہ۔ مصر۔ شام۔ اور خلیج فارس تک پھیلا ہوا تھا۔

پرانے کتبات سے معلوم ہوتا ہے کہ سبا کی حکومت باوجود اپنی وسعت اور امارت کے امن پسند تھی جو کہ قرآن مجید سے بھی ثابت ہے کہ جب سلیمانؑ نے ملکہ سبا کی طرف پیغام بھیجا تو اس وقت ملکہ نے اپنے وزراء سے کہا۔

کہ جب بادشاہ کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے باشندوں میں سے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور وہ اسی طرح کرتے چلے آئے ہیں۔ (سورة نمل آیت:35)

لیکن میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں ان کی جانب ایک تحفہ بھیجوں گی اور اس طرح کوشش کروں گی کہ خون خرابہ نہ ہو۔

اپنی اس امن پسندی کی وجہ سے قوم ترقی پر ترقی کرتی چلی گئی۔ بنجر زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے موجودہ ترقی یافتہ قوموں کی طرح اپنے دارالخلافہ ''مارب'' میں تقریباً 800 سال ق م میں ایک بڑا بند بنایا جس سے باغات سیراب ہوتے تھے۔ (مارب بند کے باقیات اب بھی موجود ہیں۔)

قرآن کریم فرماتا ہے کہ سبا کے لئے ان کے اپنے ملک میں ایک بڑی نشانی موجود تھی۔

(سورة سبا آیت:16)

''دو باغوں کی صورت میں جن میں سے ایک دائیں طرف تھا اور ایک بائیں طرف تھا۔''

چنانچہ آب رسانی کے نتیجہ میں اس کے دونوں جانب 200 میل تک ریگستانی علاقہ سرسبز ہو گیا۔ اور انواع واقسام کے میوے اور لوبان کے درخت دور دور تک پھیل گئے۔

سبا کا مذہب

قرآن مجید کی سورہ نمل میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ ھُد ھُد نے حضرت سلیمانؑ کو اطلاع دی۔

کہ میں نے سبا کی قوم کو جس پر ایک عورت حکومت کر رہی ہے اللہ کے سوا سورج کے آگے سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ (سورة نمل آیت:24)

غالباً یہی وہ بداعمال تھے جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے دوسری قوموں کی طرح اس پر بھی اپنا عذاب نازل کیا اور وہ سرسبز وادی ویران ہو گئی۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے سورہ سبا میں اشارہ فرمایا ہے۔

انہوں نے حق سے پیٹھ پھیر لی تب ہم نے ان پر ایسا سیلاب بھیج دیا جو ہر چیز کو تباہ کرتا جاتا تھا۔ اور ہم نے ان کے دو اعلیٰ درجہ کے باغوں کی جگہ ان کو دو ایسے باغ دیئے جن کے پھل بدمزہ تھے جن میں جھاؤ پایا جاتا تھا یا کچھ تھوڑی سی بیریاں۔ (سورة سبا آیت:17)

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس بند کی طرف اشارہ فرمایا ہے جو ان کی خوشحالی کا سبب تھا جس کو اس نے توڑ کر ان کی تباہی کا موجب بنا دیا اور اس کے نتیجہ میں مارب کے وہ سوداگر ختم ہو گئے۔ وہ راستے اجڑ گئے جو ان کی تمدنی زندگی میں خوشحالی کا سبب تھے اس طرح یہ قوم بکھر کر رہ گئی اور ان کے آخری بادشاہ حمیر ابن سبا کے مرنے کے بعد اس حکومت کا شیرازہ بکھر گیا اور آخر کار ان کی حکومت 115 سال ق م بالکل ختم ہو گئی۔

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

بیویوں سے نیک سلوک ۔ زریں نصائح

ہمارے معاشرے میں ایسے خاوند بھی ہیں جو قرآنی تعلیم کے برعکس اپنی بیویوں سے ناروا اور ظالمانہ سلوک کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے آکر اس بارہ میں خاوندوں کو ان کے فرائض یاد دلاتے ہوئے اپنی بیویوں سے حسن سلوک سے پیش آنے کی زریں نصائح فرمائی ہیں۔

یہ پُرحکمت ہدایات بغرض عمل و استفادہ حضور کے ہی الفاظ میں پیش ہیں۔

اہلیہ سے نرمی

جو شخص اپنی اہلیہ ...... سے نرم اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

بیویوں پر رحم

تم ...... اپنی بیویوں پر ...... رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

عورتوں کے لئے دعا

نمازوں میں عورتوں کی اصلاح اور تقویٰ کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ (ملفوظات جلد سوم ص 118)

اچھا وہی جو بیوی سے اچھا

حدیث میں ہے خیرکم خیرکم باھلہ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی کے لئے اچھا ہے۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 428)

خدا نے جوڑا ہے مت توڑو

طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح جلد مت توڑو۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 75)

بیوی سے نیک سلوک

خذوا الرفق (-) نرمی کرو نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے۔ (حاشیہ) اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ ان کی کنیزکیں نہیں ہیں درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی (بسر) کرو ...... روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 429)

عورتوں سے لطف و نرمی

فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورتوں سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا اور درحقیقت یہ ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکر یہ ہے کہ عورتوں سے لطف و نرمی کا برتاؤ کریں۔ (ملفوظات جلد اول ص 307)

میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 387)

بیوی عزیز مہمان

انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے نرمی برتنی چاہئے اور ہر یک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمان نوازی بجا لاتا ہوں اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود جلد سوم ص 230)

بیوی اور اخلاق کا امتحان

بیویوں پر رحم کرنا اور ان کو دین سکھلانا چاہئے۔ درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد سوم ص 230)

حضور کا اپنا نمونہ و عمل

میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالے کیا۔ شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلاف حق تعالیٰ ہے تو مجھے معاف فرماویں اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد سوم ص 230)

بیوی اور عمدہ معاشرت

یہ مت سمجھو کہ ...... عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں نہیں ہمارے ہادی کامل ﷺ نے فرمایا ہے (-) تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے ...... بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے ...... اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ وعاشروھن بالمعروف (النساء:20)

(ملفوظات جلد اول ص 403)

مخدوم مجیب احمد طاہر صاحب

شیکسپیئر ایک عظیم ادیب

شیکسپیئر وہ مصنف ہے جس کے بارہ میں کہا جا سکتا ہے کہ جتنا کچھ اس کے بارہ میں لکھا گیا ہے کسی دوسرے مصنف کے بارہ میں نہیں۔ جتنی قوموں نے اس کے تخلیق کردہ ڈرامے پڑھے کسی دوسرے ڈرامہ نگار کو یہ اہمیت حاصل نہیں ہوئی۔ اس کے ڈراموں کے ترجمے دنیا کی ہر بڑی زبان میں موجود ہیں۔ یعنی جہاں کہیں سٹیج ہے وہاں شیکسپیئر موجود ہے۔

انگریزی زبان کا یہ ڈرامہ نگار اور شاعر سٹریٹ فورڈ واروک شائر (انگلینڈ) میں پیدا ہوا 1582ء میں اس کی شادی ہوئی۔

1585ء میں یہ لندن جا کر مختلف تھیٹریکل کمپنیوں میں بطور ایکٹر اور مینیجر کام کرتا رہا۔ 1594ء میں اسے بطور ڈرامہ نگار چیمبرلین کی کمپنی میں شامل کر لیا گیا۔ بعد میں مالی آسودگی حاصل ہونے پر اس نے 1599ء میں گلوب تھیٹر خرید لیا۔ اور پوری یکسوئی سے تخلیقی کام کرنا شروع کر دیا۔ اسی دور میں شیکسپیئر نے لافانی گیت، نظمیں اور ڈرامے لکھے۔ جنہوں نے جلد ہی ادبی حلقوں سے سند پسندیدگی حاصل کر لی۔ شیکسپیئر نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر گلوب تھیٹر چھوڑ کر واپس اپنے آبائی شہر سٹریٹ فورڈ آ گیا اس کی واپسی 1610ء میں ہوئی۔

سٹریٹ فورڈ جہاں شیکسپیئر کا بچپن گزرا تھا۔ ایک دیہاتی علاقہ تھا۔ جہاں کے اکثر لوگ بے علم اور جاہل تھے۔ حتیٰ کہ خود شیکسپیئر کے والدین بھی ان پڑھ تھے اور اسی ماحول میں ہی شیکسپیئر نے پرورش پائی۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس نے مفت ملنے والی گرائمر سکول کی تعلیم کے علاوہ دیگر تعلیم حاصل نہ کی اس امر کی بھی شہادت ملتی ہے کہ اس نے قصاب کا پیشہ سیکھنے کے لئے کچھ عرصہ تربیت بھی حاصل کی تھی۔

شیکسپیئر کی سوانح سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے بچپن ہی سے تھیٹر میں کام کرنے والے فنکاروں کو کام کرتے ہوئے دیکھنے کی دلچسپی تھی چنانچہ وہ ہمیشہ موقع پا کر اپنے ہم جولیوں کے ہمراہ تھیٹر دیکھنے چلا جاتا اور ڈرامہ میں ہمیشہ وہ ایک خاص کشش محسوس کرتا تھا۔ غالباً اسی عمر میں اس نے اپنے ذہن میں تخلیقی مواد اکٹھا کرنا شروع کر دیا تھا۔ شیکسپیئر وہ قلم کار ہے جو مردہ ہڈیوں جیسے مواد کو اپنے تخلیقی فن سے زندہ کر دکھاتا ہے۔ اس نے یہ جادو اکثر اپنے ڈراموں میں رچایا ہے۔ اس زمانے کے انگلستان میں تھیٹر بالکل نئی چیز تھے۔ ڈرامہ نگاروں کو کہانیوں کی تلاش میں تاریخ کی ورق گردانی کرنا پڑتی تھی یا پرانے زمانے کی ادبیات کا مطالعہ کرنا پڑتا تھا۔ شیکسپیئر کو اس کام میں بہت مہارت حاصل تھی۔ دوسرے ڈرامہ نگاروں کی طرح وہ بھی پرانی کہانیوں یا سچے تاریخی واقعات کی بنیاد پر اپنے ڈرامے تحریر کرتا تھا۔ لیکن ایسا کرتے وقت وہ اپنی غیر معمولی مہارت اور بہترین تخلیقی صلاحیتوں کی بنا پر ڈرامہ کی فنی ضروریات کی تکمیل کر کے ڈرامہ کو لازوال بنا دیتا تھا۔

شیکسپیئر ڈرامہ نگار بننے سے قبل ڈراموں میں اداکاری بھی کرتا رہا۔ حتیٰ کہ اپنے تحریر کردہ مشہور ڈرامے ”ہیملٹ“ میں اداکاری کر کے ہیملٹ کے والد یعنی گھوسٹ کا کردار ادا کیا تھا۔

شیکسپیئر کے ڈراموں کے کئی کردار اور فقرے ضرب الامثال بن چکے ہیں۔ ”رومیو جولیٹ“ میں جولیٹ کا کردار وفاشعاری اور خوبصورتی کی مثال بن چکا ہے۔ جولیس سیزر کا کردار ایک عظیم اور بہادر بادشاہ کے لئے امر ہو چکا ہے۔ کنگ لیئر کا المیہ انسانی رشتوں کی ایسی تشریح سکھاتا ہے جس کی مثال اس سے قبل دنیائے ادب میں کہیں نہیں ملتی۔ ”لیڈی میکبتھ“ کے کردار کو ممتاز پاکستانی ادیب مرحوم محمد حسین عسکری نے ”جدید عورت کی پڑنانی“ قرار دیا ہے۔ جو اپنے ہاتھوں سے خون کے دھبے دھونے کے لئے سارے سمندروں کے پانی کو بھی کم سمجھتی ہے۔

”مرچنٹ آف وینس“ ڈرامے کا مرکزی کردار شائی لاک ایک یہودی ہے۔ اس کردار کے حوالے سے شیکسپیئر نے یہودیوں کی ظالمانہ ذہنیت کو آشکار کیا ہے۔

اگرچہ شیکسپیئر 13 مئی 1616ء کو انتقال کر گیا مگر دنیائے ادب میں وہ ہمیشہ کے لئے امر ہو گیا۔

دنیا کی پہلی ریل گاڑی

دنیا کی سب سے پہلی مسافر ریل گاڑی کا افتتاح برطانیہ میں 27 ستمبر 1825ء کو ہوا۔ یہ برطانوی شہر سٹاکٹن سے ڈارلنگٹن تک چلائی گئی۔

پانی صاف کرنے کے طریقے

پانی ابالنا

’پانی ابالنا‘ سب سے زیادہ مؤثر تدبیر ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے تقریباً تمام جراثیم اور بیکٹیریا ہلاک ہوجاتے ہیں۔ اس کے لئے پانی کو صاف اور اچھے برتن میں کم ازکم تین منٹ تک ابالنا چاہئے۔ 20 منٹ تک پانی کھولانے سے وہ تمام جراثیم، بیکٹیریا، وائرس اور کیڑوں سے محفوظ اور پاک ہوجاتا ہے۔

دھوپ میں گرم کیا ہوا پانی

سورج سے خارج ہونے والی بالائے بنفشی کرنیں (الٹراوائلٹ ریز) پانی کو جراثیم سے پاک کردیتی ہیں۔ اس کے لئے صاف ستھرے مٹکے میں پانی بھر کر اسے کالے رنگ کے کپڑے سے ڈھک دینا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے کوئی اور برتن بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس کا رنگ سیاہ ہوتو اور بھی بہتر ہے۔ اس برتن کو 10 بجے دن سے سہ پہر 4 بجے تک کھلے صحن، چھت وغیرہ پر دھوپ میں رکھ دیں۔ چھ گھنٹوں تک پڑنے والی دھوپ کے اثر سے پانی کے اکثر نقصان دہ جراثیم ہلاک ہوجائیں گے اور یہ ابلے ہوئے پانی کی طرح محفوظ ہوجائے گا۔ اس سے ظاہر ہے ٹھنڈا ہونے کے بعد ہی استعمال کیا جائے گا۔

ذخیرۂ آب

کراچی یونیورسٹی کے شعبہ علوم ماحولیات کی تحقیق کے مطابق ذخیرہ یا جمع کئے گئے پانی میں چونکہ ذرات اور جراثیم دھیرے دھیرے تہہ نشین ہوجاتے ہیں۔ تقریباً سات دن کے اندر جراثیم بھی ہلاک ہوجاتے ہیں، لیکن ایسے پانی کا ذائقہ تازگی سے محروم ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں ہوا کو شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے پانی کو ایک دوسرے برتن میں منتقل کرنے سے اس کا مزہ تازہ اور بہتر ہوجاتا ہے۔

عالمی ادارہ صحت کی سفارش کے مطابق ہنگامی حالات میں پانی 14 روز تک ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات بھی بتانا مناسب ہوگی کہ طویل عرصے تک پانی سٹور کرنے سے اس کا معیار کم نہیں ہوتا۔ اس میں تازہ پانی کی خصوصیت موجود ہوتی ہیں۔

ریت سے صفائی

یہ ایک بڑا مؤثر دیسی طریقہ ہے جسے فلٹر پلانٹس جیسے طرز پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے مٹکے کے پیندے میں باریک سوراخ کرنے اور ریت کی تہہ بچھانی ہوتی ہے تاکہ مٹکے میں بھرا پانی ریت میں سے گزر کر صاف ہوکر نیچے رکھے برتن میں ٹپک ٹپک کر جمع ہوتا رہے۔ حیدرآباد میں دریائے سندھ کی تہہ کی ریت اس مقصد کے لئے بہت موزوں ہوتی ہے۔

سلور نائٹریٹ سے صفائی

چاندی میں جراثیم کشی کی بڑی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لئے سلور نائٹریٹ کا استعمال بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ ریت پر سلور نائٹریٹ پھیلانے کے بعد پانی کو اس میں سے گزارا جاتا ہے۔ سلور نائٹریٹ بازار میں دستیاب ہوتا ہے۔

لیموں کا رس

لیموں زیادہ تر شربت کے لئے استعمال ہوتا ہے جبکہ اس میں جراثیم ہلاک کرنے کی بڑی صلاحیت ہوتی ہے۔ ایک لٹر پانی میں لیموں کا رس ایک چائے کا چمچہ شامل کردینے سے 15 منٹ بعد پانی صاف ہوجاتا ہے۔ رس کی جگہ سٹرک ایسڈ (Citric Acid) لیموں کا ست بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ہنگامی حالات میں یہ سب سے آسان اور مؤثر تدبیر ہوتی ہے۔

کلورین

1893ء میں دریافت ہونے والا یہ مرکب دنیا بھر میں پانی کی صفائی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ سفوف (پاؤڈر) کی صورت میں ملتا ہے۔ ایک چائے کا چمچہ کلورین گھولنے سے 10 لٹر پانی 30 منٹ میں جراثیم سے صاف ہوجاتا ہے۔

2005ء میں حیدرآباد میں پانی کی آلودگی دور کرنے کے لئے یونیسیف (UNICEF) ادارے نے 15،15 گرام کی کلورین کی تھیلیاں وہاں کے عوام میں تقسیم کی تھیں۔ ایک تھیلی سے 15 لٹر پانی صاف ہوجاتا ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ پانی کا گدلا پن پہلے دور کرلیا جائے۔

کلورین کی گولیاں

یہ گولیاں مختلف ناموں سے ملتی ہیں۔ ایک مٹکا پانی کے لئے ایک گولی کافی ہوتی ہے اور اگر پانی زیادہ ہوتو دو گولیاں بھی ڈالی جاسکتی ہیں۔

رنگ کاٹ پاؤڈر

یہ (بلیچنگ پاؤڈر) مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ 600 ملی لٹر پانی میں چائے کا ایک چمچہ یہ پاؤڈر شامل کرکے اسے محفوظ کرلیجئے۔ پانی سے بھرے مٹکے میں اس محلول کا ایک چائے کا چمچہ شامل کرکے اسے 30 منٹ تک چھوڑ دیجئے۔ اس سے پانی کے جراثیم ہلاک ہوکر پانی صاف ہوجائے گا۔

پوٹاشیم پرمیگنیٹ

اسے لال دوا یا پنکی بھی کہتے ہیں۔ سرخ رنگ کے یہ دانے پانی میں گھل کر اسے سرخ کردیتے ہیں اور پانی کے جراثیم بھی ہلاک ہوجاتے ہیں۔ ایک گلاس پانی میں اس کا ایک چھوٹا دانہ پانی صاف کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ لوگ اس رنگ کا شربت تو پی لیتے ہیں، مگر پانی نہیں پیتے۔

پھٹکڑی

یہ ایک جانی پہچانی چیز ہے۔ اس کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ مٹی ملا گدلا پانی اس سے صاف ہوجاتا ہے۔ اسے گدلے پانی میں تھوڑی مقدار میں گھول دینے سے تمام مٹی وغیرہ تہہ نشین ہوجاتی ہے۔ اس سے جراثیم تو کم مرتے ہیں۔ لیکن پانی شفاف ہوجاتا ہے جس کے بعد کلورین شامل کرنے سے وہ جراثیم سے بھی پاک صاف ہوجاتا ہے۔ اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ پھٹکڑی کا ایک ٹکڑا کپڑے میں باندھ کر اسے پانی میں دو تین مرتبہ چکر دے کر پانی میں چھوڑ دیں۔ پانی میں شامل پھٹکڑی سے گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے میں پانی صاف ہوجائے گا۔ اس کے بعد اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ٹنکچر آیوڈین

کبھی طویل سفر میں ٹنکچر آیوڈین، امرت دھارا، ٹنکچر بینزائن اور زمبک مرہم وغیرہ سامان سفر میں ضرور شامل ہوتے تھے۔ پانی صاف کرنے کے لئے ٹنکچر آیوڈین 2 فیصد کی دو تین بوندیں دو کلو پانی کو جراثیم سے صاف کردیتی ہیں۔ سفر میں یہ چوٹ پر لگانے کے علاوہ، خراب پانی صاف کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ اب بھی آسانی سے مل جاتا ہے۔

ہائیڈروجن پرآکسائیڈ

یہ بھی ایک مؤثر جراثیم کش ہے۔ ایک لٹر پانی میں اس کی دو بوندیں شامل کردینے سے خطرناک قسم کے بیکٹیریا (ای کولی اور کالرا) ہلاک ہوجاتے ہیں۔ اس سے پانی کا ذائقہ بھی خراب نہیں ہوتا۔ یہ بھی کلورین کی طرح مؤثر جراثیم کش ہوتا ہے۔

(ہمدرد صحت جون 2006ء)

قے، متلی، سفر کی قے یا متلی

ایمرجنسی ہومیو ادویہ

قے اور متلی کے لئے Ipecac دیں۔

گاڑی پر سفر شروع کرنے سے قبل Petrolium لے لیں۔

اسی طرح سفر کے دوران اگر قے اور متلی شروع ہوجائے تو Ipecac دیں۔

اس سے فرق نہ پڑے تو Petrolium دیں۔

بلندی پر ہونے کی وجہ سے آکسیجن کی کمی کے نتیجہ میں یہ علامات ہوں تو Coca دیں۔

حکیم منور احمد عزیز صاحب

پپیتہ

اسے ارنڈ خربوزہ بھی کہتے ہیں۔ یہ امریکہ کا مقامی درخت تھا لیکن اب ہندوستان اور اس کے تمام گرم پڑوسی ممالک میں بویا جاتا ہے۔ جہاں موافق زمین پاتا ہے۔ خوب مچلتا پھیلتا پھولتا ہے۔

شناخت اس کا درخت نرم تنے کا چھتری نما پھل دار پودا ہے۔ جس کے پتے ارنڈ کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ اس پر خربوزہ کے برابر پھل لگتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ نر اور مادہ۔ نر درخت کے پھول لمبے اور لٹکے ہوئے لمبے گچھوں میں لگتے ہیں۔ جب کہ مادہ کے پھول چھوٹے چھوٹے گچھوں میں لگے ہوتے ہیں۔ اس کی چھال پتلی اور بھدی ہوتی ہے۔ پتوں کی ڈنڈیاں بہت لمبی پھول ہلکے زرد رنگ کے خوشبودار ہوتے ہیں۔ پھل کے اندر بیج کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔ درخت سے دودھ جیسا رس نکلتا ہے۔

مزاج: سرد تر

مقدار خوراک: 100 گرام

پپیتہ سرد بلغمی مزاج والوں کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ نمک اور سرکہ سے اس کی اصلاح کی جاتی ہے۔ ذائقہ کچا۔ کڑوا۔ پختہ میٹھا مگر قدرے بدمزہ۔

اس کا اصل مسکن برازیل جنوبی امریکہ ہے۔ لیکن پرتگیزوں کے دور میں ہندوستان میں لایا گیا ہے۔

فوائد

اس میں حیاتین اے۔ بی۔ سی۔ ڈی اور ای بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ گردہ مثانہ کی پتھری کو توڑتا پیشاب خوب لاتا۔ بھوک کو تیز کرتا۔ نظام ہضم کو درست کرتا۔ ریح کو خارج کرتا۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارتا۔ خونی بواسیر اور دائمی قبض کو دور کرتا ہے۔ حیض کو جاری کرتا۔ دودھ کو بڑھاتا۔ خام پھل کا اچار تلی کے ورم کو دور کرتا۔ جگر کو طاقت دیتا ہے۔ اس کا دودھ داد پر لگانا مفید ہے۔ اس کے پھل کا رس چہرے کے داغ۔ دھبوں کیل پھنسیوں کو دور کرتا ہے۔ جلے ہوئے حصوں پر لگانا جلن کو کم اور دور کرتا ہے۔ پپیتہ امراض دل کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ اس کے استعمال سے بڑھا ہوا خون کا دباؤ کم ہوجاتا ہے۔ اس کا کچا پھل سخت گوشت کو جلدی گلانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

پپیتہ اعلیٰ درجہ کا مصفیٰ خون۔ مقوی معدہ وجگر ہے۔ بلڈ پریشر کو کنٹرول رکھنے کے لئے عجیب چیز ہے۔

پپیتہ کا ایک اہم نسخہ

پکے ہوئے پھل کا گودا چہرے کے مہاسوں پر ملیں اور کچھ دیر بعد نیم گرم پانی سے دھونے سے کچھ دنوں میں مہاسے دور ہوجاتے ہیں۔ دودھ پلانے والی مائیں اگر مناسب مقدار میں پپیتہ کا استعمال کریں تو دودھ میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

سادہ زندگی کی اہمیت

جماعتی ترقی کیلئے تحریک جدید ایک مکمل منصوبہ ہے۔ اس کیلئے جب حضرت مصلح موعود نے مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا تو اس میں جماعت کے ہر طبقے کو کما حقہ حصہ لینے کی غرض سے سادہ زندگی کی تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا:

"اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کو امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔"

(مطالبات صفحہ 30)

اس تحریک کی عالمگیر ذمہ داریاں متقاضی تھیں کہ امیر اور غریب سب اس میں حصہ لیں اور مالی قربانی کی استعداد بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس غرض کیلئے سادہ زندگی اختیار کر کے اپنے حالات میں تبدیلی لانے کی تلقین ضروری تھی سو حضرت مصلح موعود نے جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلائی جو آپ کے حسب ذیل ارشاد میں مضمر ہے۔ فرمایا:

"اگر ایک مکان بنانے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں اگر شادی بیاہ کرنے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں...... تو وہ قوم جس کی ذمہ داری دنیا کی روحانی فتح ہے اور جس نے دنیا کو بدل کر ایک نئے رنگ میں ڈھالنا ہے اس کیلئے اپنے حالات میں کتنے بڑے تغیر اور کتنی عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت ہے۔" (مطالبات صفحہ: 173)

یہ تبدیلی بفضل خدا مطالبہ سادہ زندگی پر عمل کرنے سے پیدا کی جاسکتی ہے اس لئے ہر فرد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مالی قربانی کی استعداد کو بڑھانے کیلئے سادہ زندگی اختیار کر کے کما حقہ خدمت دین میں حصہ لے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عبدالغنی صاحب ولد مکرم محمد بخش صاحب مرحوم ننگل والے بعمر 90 سال ایک ماہ بوجہ فالج بیمار رہنے کے بعد مورخہ 2 دسمبر 2006ء کو وفات پاگئے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے، 1984ء سے پہلے ایک لمبا عرصہ نماز کیلئے ندا دیتے رہے اور وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھنے والے تھے۔ حضرت مصلح موعود کے حکم سے کچھ عرصہ تک حفاظت قادیان کے مقصد کیلئے قادیان میں قیام پذیر رہے مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے جو صاحب اولاد ہیں۔ مورخہ 3 دسمبر 2006ء کو مکرم عطاء المنان صاحب قمر نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تقریب نکاح و شادی

مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم قیصر احمد صاحب ابن مکرم محمد اصغر صاحب بشیر آباد ربوہ کی شادی کی تقریب مورخہ 25 نومبر 2006ء کو منعقد ہوئی بارات مورخہ 25 نومبر کو فیصل آباد کیلئے روانہ ہوئی جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ھبۃ النور صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب کے ساتھ دو لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 26 نومبر کو دعوت ولیمہ الرفیع بینکوئیٹ ہال فیکٹری ایریا ربوہ میں ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری محمد الدین مجاہد صاحب بابت ترکہ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ)

مکرم چوہدری محمد الدین مجاہد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری بیوی مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 9/10 محلہ دارالصدر برقبہ 2 کنال میں سے 10 مرلہ رقبہ الاٹ شدہ ہے۔ یہ رقبہ یعنی دس مرلہ ورثاء مرحومہ کے نام منتقل کردیا جائے دیگر ورثاء کو اس منتقلی پر اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(i) مکرم چوہدری محمد الدین مجاہد صاحب (خاوند)
(ii) مکرم شہزادہ قمر الدین صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم نجم الدین صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم ضیاء الدین صاحب (بیٹا)
(v) مکرمہ نجمہ عزیز صاحبہ (بیٹی)
(vi) مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعزاز

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے تحت ہونے والے انٹر کالجیٹ بیڈ منٹن ٹورنامنٹ میں نصرت جہاں انٹر کالج کے طلباء نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر فیصل آباد بورڈ کے 9 بہترین کالجز نے شرکت کی۔ کالج ہذا کی طرف سے کھیلنے والے ایک کھلاڑی عزیزم شاہل احمد ولد مکرم رفعت احمد صاحب کو آل پاکستان انٹر بورڈ بیڈ منٹن چیمپئن شپ کیلئے فیصل آباد بورڈ کی ٹیم میں سلیکٹ بھی کیا گیا ہے۔ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کی ٹیم میں درج ذیل کھلاڑی شامل تھے۔

1۔ شاہل احمد ولد مکرم رفعت احمد صاحب
2۔ محمد زبیر ولد مکرم منیر احمد صاحب
3۔ جری اللہ ولد مکرم حمید اللہ صاحب

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اعلیٰ اعزازات سے نوازے اور ہمیں حقیقی وقف کی روح سے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مظفر احمد چٹھہ صاحب بابت ترکہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ C/O مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب)

مکرم مظفر احمد چٹھہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ دختر مکرم نور احمد صاحب جرمنی میں بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 27/4 محلہ دارالیمن برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ الاٹ شدہ ہے۔ وہ اب میرے نام منتقل کردیا جائے دیگر ورثاء کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ مکرم مظفر احمد چٹھہ صاحب (خاوند)
2۔ مکرمہ طاہرہ سلیمان صاحبہ (بہن)
3۔ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ (بہن)
4۔ مکرم اقبال احمد صاحب (بھائی)
5۔ مکرمہ امۃ الوہاب صاحبہ (بہن)
6۔ مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ (بہن)
7۔ مکرم منیر احمد صاحب (بھائی)
8۔ مکرم منور احمد صاحب (بھائی)
9۔ مکرم ناصر احمد صاحب (بھائی)
10۔ مکرم نعیم احمد صاحب (بھائی)
11۔ مکرم سلیم احمد صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم عبدالمنان صاحب سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بڑی ہمشیرہ محترمہ پروین جلال صاحبہ اہلیہ مکرم جلال الدین صاحب شیخ زاید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم طاہر احمد صاحب نیلا گنبد لاہور کی اہلیہ محترمہ منصورہ ریحانہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عطیہ خون سے قیمتی جان کی حفاظت کریں

ریڈیو پاکستان لاہور کا آغاز

آج جو علاقہ پاکستان کہلاتا ہے اس علاقے کی نشریات کی تاریخ میں 16 دسمبر 1937ء کی تاریخ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور وہ یہ کہ اس دن اس علاقے کے پہلے ریڈیو سٹیشن نے جو لاہور میں قائم ہوا اپنی نشریات کا آغاز کیا تھا۔

میڈیم ویو 5 کلوواٹ کے ٹرانسمیٹر سے نشر ہونے والے ان پروگراموں کا دائرہ سماعت صرف 35 میل تک محدود تھا، نشریات تین مجالس پر مشتمل تھیں جو صبح، دوپہر اور رات کو نشر کی جاتی تھیں اور ان میں خبریں، حالات حاضرہ کے پروگرام، ثقافتی اور ادبی پروگرام، تقاریر، فیچر، ڈرامے، غرض ریڈیو کی اکثر مروجہ اصناف شامل تھیں۔

ریڈیو لاہور کی نشریات کا آغاز کسی باقاعدہ اور تکنیکی طور سے لیس عمارت سے نہیں ہوا۔ YMCA کی عمارت سے چند تجرباتی دنوں کے بعد ریڈیو کا عملہ گورنر ہاؤس پنجاب کے عقب میں واقع ایک کوٹھی میں منتقل ہوگیا۔ وہاں کے کمروں کو عارضی طور پر اور بعد میں مستقلاً سٹوڈیو میں تبدیل کردیا گیا۔ کچھ کمروں کو دفتر کی شکل دے دی گئی اور یوں نشریات کا آغاز ہوگیا۔ پانچ سٹوڈیو تھے، ریکارڈنگ کا نہ رواج تھا اور نہ سہولت، تمام پروگرام براہ راست نشر ہوتے تھے۔ پبلک سروس براڈکاسٹنگ کے تین اصول تھے یعنی تعلیم، اطلاع اور تفریح کی فراہمی۔ انہی تینوں کو پیش نظر رکھ کر پروگرام ترتیب دیئے جاتے تھے اور انہیں پیش کیا جاتا تھا۔

14 اگست 1947ء کو جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس وقت ریڈیو لاہور اس نئی مملکت کی آواز بن کر فضاؤں میں گونجا۔ پاکستان کے قیام کا مبارک اعلان اسی سٹیشن سے رات کے بارہ بجے کیا گیا۔ مصطفیٰ علی ہمدانی مرحوم نے اردو میں اور ظہور آذر صاحب نے انگریزی میں یہ اعلان کیا اور یہ وہی تاریخی اعلان تھا، جس نے برصغیر کی ملت اسلامیہ کے دلوں کو خوشیوں سے منور کردیا۔

لاہور پاکستان کا دل ہے اور اس کی ہر دھڑکن کی آواز ریڈیو کی آواز کے روپ میں سنائی دیتی ہے۔ ہندوستان سے آنے والے مہاجرین کے بچھڑے ہوئے عزیزوں اور جگر گوشوں کی تلاش اور بازیافت کا کام ہو یا 1955ء کا سیلاب، 1965ء کی جنگ ہو یا 1971ء کی جنگ، اسلامی سربراہ کانفرنس ہو یا کھیلوں کے بین الاقوامی مقابلے، ہر موقع پر ریڈیو لاہور کے دل کی دھڑکن، قوم کی نبض کی رفتار سے ہم آہنگ رہی۔ یہ ہنر ریڈیو لاہور نے ازخود اختیار کیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس ہنر میں پختگی اور بالیدگی آتی گئی۔

ریڈیو لاہور نے جب 16 دسمبر 1937ء کو اپنی نشریات کا آغاز کیا تو اس وقت اس سٹیشن کی نشریات فقط 35 میل کی حدود کے اندر سنی جاتی تھیں۔ اب ان نشریات کا دائرہ ایک سو دس میل تک پھیل چکا ہے۔

خبریں
قومی اخبارات سے

افغانستان میں حقائق کے مطابق فیصلے کرنا ہونگے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ عالمی برادری کو افغانستان میں امن واستحکام کیلئے حقائق کو سامنے رکھ کر فیصلے کرنا ہونگے۔ پاکستان افغانستان میں پائیدار امن کے قیام کیلئے کلیدی کردار ادا کر رہا ہے اس کے باوجود ہم پر الزام لگانا افسوسناک ہے۔

شمالی کوریا کی ایٹمی پروگرام بند کرنے کیلئے آمادگی

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ اگر امریکہ اس پر عائد پابندیاں ہٹانے اور دیگر شرائط ماننے کیلئے تیار ہے تو وہ اپنا اہم ایٹمی ری ایکٹر بند کرنے اور اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو اپنی تنصیبات کے معائنہ کی اجازت دے دے گا۔

ایران کو ایٹمی طاقت نہ بننے دیا جائے

اسرائیلی وزیراعظم نے عالمی برادری سے کہا ہے کہ ایران کو ایٹمی ہتھیاروں کے حصول سے روکا جائے۔ یہ بات انہوں نے اٹلی کے دورے کے موقع پر اپنے ہم منصب سے ملاقات میں کہی۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران کو ایٹمی طاقت بننے سے روکنے کیلئے عالمی برادری کو مل کر کوشش کرنا ہوگی۔

اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل

اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل بین کی مون نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے، وہ 35 سال میں پہلے ایشیائی ہیں جو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے ہیں۔

روپیہ مضبوط ہے

گورنر سٹیٹ بینک نے کہا ہے کہ پاکستان آئی ایم ایف کے مطالبے پر روپے کی قدر میں دس فیصد کمی نہیں کرے گا۔ ہمارا روپیہ آج بھی مضبوط ہے مہنگائی تو کمی کیلئے حکومت کو کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتوں میں استحکام لانے کیلئے اقدامات کرنا ہونگے۔

دورہ نمائندہ روزنامہ الفضل

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت وصولی وواجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع راولپنڈی کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ ومربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 16 دسمبر

طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	5:08

عطیہ چشم سے کسی کی زندگی روشن کریں

MA in English Literature and Verbal Communication Courses.

Twinkle star Academy offers fulltime assistance by Launching MA English programme and spoken prototype sandwich plans along with complete language laboratory.
Moreover IELTS (International English Language Testing System) as well as, TOEFL courses are also launched. For MA English, Initially Literary Criticism, Classical Poetry and Romantic Poetry; Part I & Part II papers, with all its related paraphernalia, plus Language Polishing Programmes would be offered, simultaneously on extensive bases. Registrations are to be initiated now.

Contact At: Twinkle Star School and Language Academy, Rabwah.
Tel: 6211800 Course Instructor: Asim Chattha Mob:03457708556.

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 047-6211971: فون 6214214 دکان 6216216

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 047-6212764 گھر: 6211379

نواز سیٹلائٹ
پروپرائیٹر: شوکت ریاض قریشی
MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے ڈیجیٹل ریسیور سکیورٹی کیمرہ اور UPS بارعایت دستیاب ہیں
3 ہال روڈ لاہور Off:042-7351722
Mob:0300-9419235 Res:5844776

SHARIF JEWELLERS
047-6212515-047-6214750

الفضل روم کولر، گیزر
بھاری چادر کے لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ گیزر تیار کروائیں نیز پرانا گیزر بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
فیکٹری: 265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-5114822-5118096

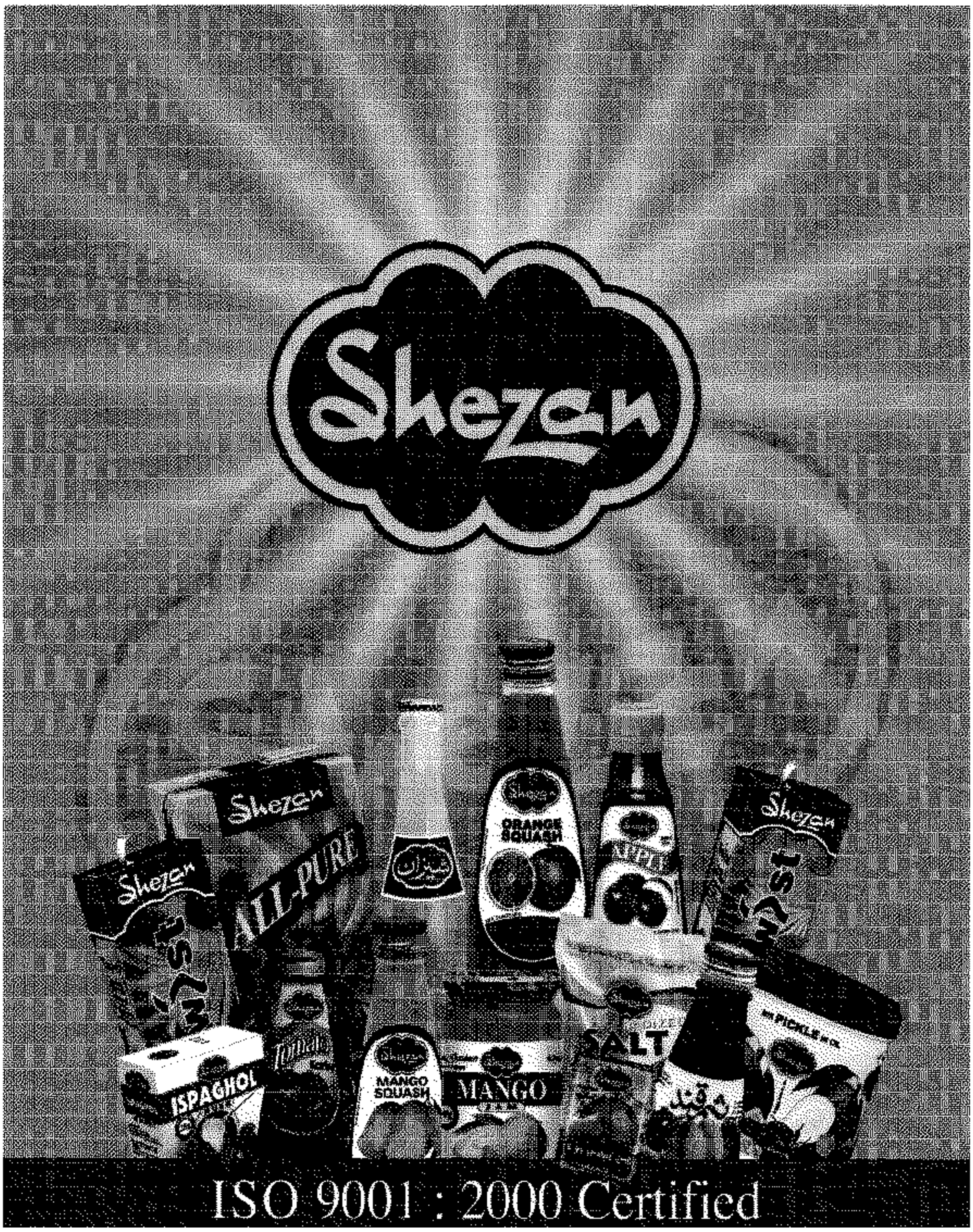

C.P.L 29-FD